(242)
Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم — بابت ماہ شوال ۹۶ھ

جلد دوم — مطابق ماہ اکتوبر ۷۹ء

جسکے

حصہ اول مین بعض مقدمات اثبات نبوت سی بحث ہی اور حصہ دوم مین مضمون مذہب و معاشرت تہذیب الاخلاق کا جواب

منجانب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری

مراسلہ

بخدمت جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب سلام علیکم - مینی پرچہ ہای تہذیب الاخلاق کو نہایت غور و فکر سی پڑہا جو کچھ میری ذہن ناقص مین آیا وہ اسلئے ہدیہ خدمت کرتا ہون کہ اگر مناسب سمجہین تو اپنی رسالہ کی کسی گوشہ مین جگہ دین ورنہ اس احقر کو اسکے صحیح یا غلط ہونی سے مطلع فرماوین *

سید صاحب کی اس قول کیموافق (کہ انسان کی خلقت خدا نے ایسی بنائی ہی کہ وہ جن چیزون کو دیکہتا ہی اور جانتا ہی اور سمجھتا ہی اُن سی ایک نتیجہ (گو وہ حیرت ہی ہو نکالتا ہی) ہمنی بھی سید صاحب کی لکچرون - مضامین آرٹیکلون کو دیکھکر کچھ نتیجہ نکالا ہی اگر ہم اسکو آزادی و دیانت داری سی ظاہر کرین تو امید قوی ہی کہ صاحب موصوف اُس پر ناراض نہ ہونگی بلکہ اگر وہ نتائج ہمارے کسی غلطی سی خلاف واقع ہون تو اس سے اطلاع فرماوینگے *

جب سید صاحب نے ایک مدت تک مشاہدات نیچر پر غور کیا تو خدا کو آدم کو ابراہیم کو موسیٰ کو عیسیٰ کو محمد کو اور تمام انبیاء کو نیچری ہی پایا اور اس قوت کو جسی وحی کہو یا الہام ایک طاقت یا مادہ مشاہدات و غور نیچر کا سمجھا اور اُن کتب الہامی کو جسی توریت انجیل و زبور

مطبع مصطفائی لاہور مین طبع ہوا

اور فرقان سے تعبیر کرتی ہین فقط اُن مشاہدات نیچر کے نتایج کا مجموعہ خیال کیا - جب ایک عرصہ مین یہ خیال آپکا پختہ ہوا اور آپنے اپنے تئین بھی مشاہدات نیچر کا واقف اور ماہر جانا اور اپنی پاس آلات و ذریعہ ہائے مشاہدات بہ نسبت ازمنہ گذشتہ زیادہ پائے تو اپنے خیالات اور مشاہدات کو قطعاً صحیح سمجھا اور جو کچھ آپکے خیال مین مشاہدات نیچر سے نتایج پیدا ہوئے اُنکو بطور امر لازمی اور واقعی اور موافق منشاء الہی سمجھا - اگر کسی پرانے نیچری (نبی) کی نتایج کو اپنے نتایج کے موافق نہ پایا تو اُسکو اُس نیچری کیطرف سے نہ سمجھا یا اُسکی تاویلین کین کیونکہ پرانے نیچری محض اُمی تھے اُنکے مشاہدات و معلومات کے ذریعے نہایت محدود بلکہ کچھ نتھے ✦

لیکن جب آپکے خیالات پر غور کیا جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپنے اپنے خیالات مین پرانی فلسفی نیچریون کے خیالات کو ملا جلا کر ایک نیا آرٹیکل بنایا ہے یا اپنے خیالات مین بہدی تصویر کو پرانے نیچریون کے خیالات کا برقعہ فاخرہ پہنا کر ایک نیا معشوق کہڑا کیا ہے - یا یون کہین کہ اپنے نئے نئے تانبے کے برتنون پر اُن نیچریونکی خالص زر سے گلٹ سازی کی جسنے نقاب اُٹھایا اُسی پہیکی تصویر کو پایا اور جب کیمیائی عمل کیا وہی تانبا نظر آیا ✦

میرا یہ مطلب نہین کہ سید صاحب کے سب خیالات ایسی ہی خیالی تصویرین اور مبنی علے الاغلاط ہین اسلئے کہ مین اُن کو ایک حکیم اور بڑا فلاسفر سمجھتا ہون اور اُن کے اکثر مضامین کو نہایت ادب سے ایک فخر قومی سمجھکر بار بار پڑہتا اور خوش ہوتا ہون - بلکہ مطلب میرا یہ ہے کہ باوجود عمدہ ہونے اکثر خیالات جناب کے بعض خیالات اُن کے ایسے غلط دیکھتا ہون کہ جن پر ایک طفل مکتب انگشت رکہہ سکے ✦

آپ ہی پر کیا موقوف ہے حکمائے سابقین پر نظر فرمائے تو بڑے بڑے فلاسفران اور ماہرین نیچر کی غلطئین اُدنی ادنی آدمیون نے نکالین اور حکماء وقت نے تسلیم کیا یہ بات تو ہمیشہ رہی کہ ایک زمانہ دوسرے زمانہ کی غلطیان نکالتا چلا آیا کسی نے آسمان

بقیہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

نمبر وار	مضمون خواب	پارہ الفاظ حدیث	صفحہ
۱۶	ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلعم اور آپکے پاس عتبہ بن ربیعہ اور ابوطالب بیٹھے ہیں (کچھ دیر میں) حضرت نے اسکو دو تین تعبیریں فرمائیں کہ دنیا میں تجھکو نعمت دی جائیگی اور قحط کے بعد بارش ہوگی اور دین ہمارا اچھا اور تجھ سے ہو چکا +	رایت ذات لیلۃ فی المنام کانی فی دار عقبۃ بن رابعۃ والعاص بن امیۃ وابی طالب وانا بین ظہرانیہم فی رطب یابس الخ	۲۴۴
۱۷	ایک شخص نے آنحضرت کے پاس آکر کہا کہ میں نے خواب میں اپنے تئیں سوتا ہوا دیکھا ہے۔ آپنے فرمایا شیطان تیرے کیستا ہے اب اٹھ کر کسی سے نکھا کرو +	رایت رسول اللہ صلعم کانی فی المنام کانی راقد فی بیتی قط الخ	۲۴۳
۱۸	ابن سیرین یا ابوہریرہ سے مروی ہے کہ خوابیں تین قسم ہیں۔ بشارت از جانب اللہ۔ خیالات نفس۔ شیطان کا ڈراوا۔ خواب میں پانوں میں بیڑی دیکھنی اچھی ہے۔ جو یا بندی دین کی دلیل ہے گلے میں طوق دیکھنا برا جو اہل کفر کی علامت ہے۔	الرؤیا ثلاث حدیث النفس وتخویف الشیطان وما یریہ الانسان فی الیقظۃ فیراہ فی المنام (بخاری ج ۲ ص ۱۰۳۵ مسلم ج ۲ ص ۲۴۱) شبابا یکرھہ الخ	

اس تفصیل سے جیسا کہ بعض خوابوں کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ ویسا ہی خوابوں کی تعبیر کا شرع میں اعتبار ثابت ہوتا ہے۔ پس بیچارے مسلمانوں کا انکار (یعنی خواب کے متعلق ہو خواہ اسکی تعبیر کے) محل تعجب و انکار ہے۔

تعبیر خواب کا قانون چنانچہ احادیث منقولہ بالا سے مستفاد ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر کوئی خوفناک خواب دیکھے تو اسکو کچھ چیز سمجھے اور اس خوف کا (جو اسکو بے اختیار حاصل ہوا) وہ معالجہ جو آنحضرت سے منقول ہوا عمل میں لاوے +

بھ اس انکار میں ٹرائبل سید احمد خاں صاحب اس شخص کی نسبت جسکا انکار صفحہ ۹ و ۲ میں منقول ہوا سا بقین و لاحقین میں سے ہیں چنانچہ مضمون سحر نمبر ۱ و ۲ مندرج نمبر اول تہذیب الاخلاق ۹۳ھ میں فرماتے ہیں۔ نفس انسانی میں ایک ایسی قوت برقی اور مقناطیسی موجود ہے جو خود اس پر اور اسکے خیال پر اور دوسرے شخص پر اور دوسرے شخص کے خیال پر اثر کرتی ہے اور اسکے اثر متعدد طرح پر ہوتے ہیں۔ ان میں سے یہ بھی ہے کہ شے غیر موجود حقیقتاً موجود معلوم ہوتی ہے حواس میں تو ہی تمام چیزوں کو جو اس نے خواب میں دیکھی حقیقتاً موجود سمجھا۔ حالانکہ کوئی چیز بھی موجود نہیں ہوتی +

پھر تعجب انکار ہے۔ اور خطبات احمدیہ کے خطبہ بشارت میں آنحضرت کے خوابوں کا ایسا اعتبار قرار کیا ہے کہ گنا۔ اور کسی بڑے سے کئی بشارتوں کو اثبات

کیا ہے۔ اصل عبارت جناب بعنوان نبوت تفصیل دوم آدمی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲ حاشیہ

(۲) اور اگر کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسکے مضمون کو سوچے - اگر اسکے اصل وجود پہلے سے اپنے خیال یا طبیعت یا اخلاق مین پاوے تو اس خواب کو اسیکا عکس اور صورت مثالی سمجھے

(۳) اور اگر اسکی طبیعت یا خیال یا اخلاق مین اس خواب کا سابق وجود اور اصل نہ ہو تو اسکو تعلیم الہی خیال کرے - اور اسکے تعبیر کرنے کی اسکے مناسب حال تجویز کرے +

مثلاً کسی نبی کے معنی نہ سمجھ لے جیسے آنحضرت نے خواب نمبر ۱۲ مین رافع سے رفعت کو سمجھ لیا اور عقبہ سے عاقبت کو یا لازم سے ملزوم - یا سبب سے مسبب یا ایک چیز سے اس سے ملتی جلتی اور مناسبت رکھنی دوسری چیز - جیسے آنحضرت نے خواب نمبر ۱۳ مین سونے کے کنگن سے مسیلمہ کذاب جریص دنیا کو سمجھ لیا - اور نمبر ۱۳ مین تلوار کی دھار سے مسلمانان مقتول کو - جسکو خود تعبیر نہ آوے وہ کسی دانا دوست سے پوچھ لے +

تنبیہ المعترین

جو کچھ ہمنے خواب یا تعبیر خواب کی نسبت کہا ہے یہ بھی خواب دیکھنے والون کی نسبت ہے سبھی خوابون کی نسبت نہین کہا - بلکہ بعض اشخاص کی بعض خوابون کی نسبت کہا ہے - اور عنوان اصل سادس مین خاصکر ملکی صفت انسان کی لیئے ایسی صفت کا وجود تجویز کیا گیا دیکھو صفحہ (۲۵۴) سطر (۲۱)

..... رہی یہ بات کہ معیار و مقیاس اس مرکار کا سچا اور رحمانی خواب کسکا ہے اور جھوٹا شیطانی کسکا) کیا چیز ہے سو ہمارے نزدیک عصمت ہے جس شخص کی بعطائے عصمت ثابت ہوا اور اسکی کوئی بات خواب کی ہو خواہ بیداری کی خلاف واقعہ نہو - اس کا خواب سچا تعلیم الہی ہے اور جو خطا و تناقض کا محل ہے اُس کا خواب جبتک امتحان مین پاس نہ ہو جاوے اعتماد و یقین کے لایق نہین ہے +

رہا یہ امر کہ ایسا شخص جو معصوم ہے اور مخالفت واقع سے بری ہے کون ہے سو مسلمانون اور جملہ اہل مذاہب سماویہ کے نزدیک ہمارا نبی ہے اسکے سوائے اور اشخاص کے مناقات و مقالات کا معیار و محک صداقت اُسی نبی کی تعلیم ہے - جسکا خواب یا خیال قول نبی سے موافق ہوگا - اس کا

خواب سچا و تعلیم الہی سمجھا جاے گا جو اس سے مخالف ہوگا وہ جھوٹا اور شیطانی وسوسہ متصور ہوگا
موافقت کی صورت مین بھی وہ خواب غیر نبی کا اصل اصول احکام نہ ہوگا اور نہ کسی مکلف
کو اس سے احتجاج و استدلال جایز ہوگا۔ بلکہ مدار اثبات حکم و تکلیف خدا و رسول کا قول ہوگا
اور وہ خواب محض بموجب توقیر و سرور و طمانیت و بشارت خواب دیکھنے والی کا سمجھا جائیگا
یہ حکم خواب و کشف غیر نبی کا کتب عقاید اسلام مین بہ بسط مرقوم ہے۔ اور کچھ اسکی تائید
صفحہ رسالہ ہذا نمبر ۶ صفحہ ۱۵۴ وغیرہ سے بھی نکلتی ہے۔ تفصیل اس امر کی کہ نبی معصوم ہوتا ہے۔ اور
اسکے خواب و بیداری کی باتین منجانب اللہ ہوتی ہین بعد اختتام مقدمات مبحث مقصود مین
ہوگی اس تنبیہ مین فقط اُن لوگون کا متنبہ کرنا مقصود ہے جو خوابونکی اثبات و اعتبار مین حد
اعتدال سے متجاوز ہوکر افراط کو پہنچگئی ہین جیسے اہل نیچر انکے انکار کلی سے تفریط مین پڑے ہوے
ہین۔ یہ لوگ (اہل افراط) ٹھیک پیر پرست و خیال پرست ہین اور اپنے مشایخ و پیرونکی
خوابونکو آسمانی وحی بلکہ اس سے بھی زیادہ سمجھتے ہین۔ خوابون سے یہ وہ احکام نکالتے ہین
جو قران و حدیث کے مخالف ہوتے ہین +

اس قسم کے لوگ قدیم سے مسلمانون مین چلے آتے ہین۔ اور اس زمانہ مین بھی ہر ملک مین موجود
ہین۔ پنجاب کے اضلاع سے ضلع لودہانہ اور اسکے نواح مین بکثرت پائے جاتے ہین جو اپنی
خوابون کے حکم سے کسیکو دوزخی بتاتے ہین۔ کسیکو بہشتی۔ کوئی حکم شریعت سے خارج کرتے
ہین کوئی از خود اُس مین داخل +

مسلمانان متبعان قران ان دونون کے افراط و تفریط سے اجتناب رکھتے ہین اور خوابونکے
اثبات و نفی مین بیچ کی راہ چلتے ہین۔ انبیا علیہم السلام کی خوابونکو واقعات کے متعلق ہون
خواہ احکام کے عموماً وحی و تعلیم الہی جانتے ہین۔ انکے سوا اورون کی خوابون سے جو
واقعات کے متعلق ہون اور نفس الامر کے مطابق نکلین ان کو تعلیم الہی اور وراثت
نبوی سمجھتے ہین۔ اور جو احکام شرعی یا احوال اخروی کے متعلق ہون ان کو کتاب

وسنت کی موافق پاتی ہین تو منجانب اللہ سمجھتی ہین ورنہ وسوسہ شیطانی خیال کرکی اسکو ساقط الاعتبار سمجھتی ہین - صفحہ ۲۵۹ سی یہانتک جو کچھ خوابون کی متعلق نقلی اصول (کتاب اللہ وسنت) کی تمسک سی بحث ہوئی ہی یہ اُن مسلمانونکی (جو باوجود اعتراف صدق مضامین قران اس باب مین افراط وتفریط مین مبتلا ہین) فہمایش کی لئی ہے اور دلیل عام اس باب مین جو ہر ملت ومذہب کے قائلین پر حجۃ ہوسکے وہی عامہ خلایق کا وجدان (یعنی انکی لوح دل یا دماغ پر سچی خوابون کی نقوش کا پایا جانا) ہی جسکا ذکر شروع تقریر مین گذرا ہی -

یہ استدلال بطور برہان انی ہی اور اس باب مین بطور برہان لمی بھی استدلال ہوسکتا ہی - اس کا بیان معہ شرح و برہان انی ولمی کی بضمن ثبوت تمثیل دوم عنقریب آتا ہی - مگر سخت مشکل یہ ہی کہ ہماری اکثر مخاطبین و ناظرین ایسی علمی دلایل کو سمجھ نہین سکتی اور باوجودیکہ ہم ترجمہ مین ہندی کی چندی کر ڈالتی ہین پھر بعض لوگون سی نہ سمجھنی کی شکایت سنتی ہین ٭

ایک صاحب اخبار سفیر ہند نمبر ۱۸ مطبوعہ مئی ۱۸۷۹ء مین فرماتی ہین کہ ہم باوجودیکہ بڑی بڑے پر زور اور نازک و فاضلانہ مضامین سید احمد خانصاحب وغیرہ کو بخوبی سمجھتے ہین تمھاری کلام کا مطلب نہین سمجھتے ایک اور صاحب اسی اخبار مین ایک جگہ فرماتی ہین کہ تمھاری باتون کا مطلب تم ہی سمجھتے ہو - انکی اس نہ سمجھنی کی وجہ یہ ہی کہ ان مضامین کی سمجھنے کو کسی قدر منطق و فلسفہ قدیمہ بکار ہی ٭

اور ان لوگون مین گو بعض ریاضی و فلسفہ بیکن سے واقفیت رکھتی ہین مگر علوم قدیم سے محض معری ہین - اس بات کو تہذیب ماہ رجب ۹۶ھ کا مضمون **قدیم اور جدید علوم** تصدیق کرتا ہی - اس مین بڑی زور وشور سی اس بات کا اظہار کیا ہی کہ بیکن نے فلسفہ قدیمہ کو معطل کردیا ہے اور بجاے اسکے طبیعات و ریاضیات کو شایع کیا - اور برہان کو اُس نے بیکار سمجھکر بجای اسکے استقرار (جسکو عامی اور بچی سمجھتے ہین) کو استدلال کا مدار ٹھیرایا - پھر یہ لوگ جنکو بیکن ہی کی وراثت پہنچی ہی ہماری براہین عقلیہ کے مضامین کیونکر سمجھین اور اپنی نہ سمجھنی کا قصور

(248)

ہماری بیان کی ذمہ کیون نہ لگاوین +

جناب سید احمد خان صاحب کے مضامین کو اس لئے بخوبی و بآسانی سمجھ لیتی ہین کہ وہ مضامین عامیانہ یعنے عام لوگونکی اغراض و خواہشونکی موافق ہوتی ہین +

تمثیلات

(۱) جسنے لا الہ الا اللہ کہا گو وہ کیسا ہی فاسق ہو دوزخ مین نجائیگا (۲) انسان اپنی خواہشون و خوشیونکو اصول نیچر کیموافق زندہ رکھی نفس کشی نکری (۳) گوشہ نشینی و کم خوابی و کم خوراکی سے مالیخولیا پیدا ہوتا ہے (۴) نعمای دنیاوی سے قدر کفایت پر قناعت نکرنی چاہئے (۵) مذہب کو دنیاوی کامون سے تعلق نہین۔ دنیاوی کامون مین جو کچھ کسیکی عقل مین آوی سو کری (۶) خدا کی عبادت جسطرح چاہی کری بیچون و بیچگون سمجھکر خواہ اُسکے نام کا بُت سامنے رکھکر۔ وہ نجات پائیگا اور بہشت مین جائیگا + ...

وعلی ہذا القیاس اور آزادانہ مضامین ہین جو رجب ۹۶ھ کے پرچہ مین موجود ہین

اور چونکہ ان مضامین کو آزاد منش لوگ بلا دلیل مانتے ہین اسلئے جناب ممدوح ان مضامین پر دلائل قایم نہین کرتی۔ وہ ایک بات موافق ہوائے نفس عامہ خلایق کی فرماتے ہین لوگ بلا دلیل اسپر ایمان لاتی ہین۔ اور اگر کہین آپ کوئی دلیل بھی لاتی ہین تو وہ بھی عامیانہ خیالات پر مبنی ہوتی ہے۔ بخلاف اُن مضامین کے جو اُنکے مقابلہ مین اسطرف سی پیش ہوتے ہین۔ وہ لوگونکی اغراض و ہوائے نفس کی مخالف ہوتی ہین اسلئے انکی سمجھنے و قبول کرنے سی آزاد منش لوگون کے نفوس انکاری ہوتے ہین۔ پس ہمکو پرزور دلائل عقلیہ سی وہ مضامین ثابت کرنی پڑتے ہین اور ایک فرق ہماری آپکی مضامین مین یہ بھی ہی کہ آپ انکار کی مقام مین کھڑی ہین مثلاً معجزہ کا وجود ثابت نہین۔ دوزخ بہشت کا وجود جسمانی نہین۔ فرشتہ۔ جن۔ شیطان۔ انسان سے جداگانہ مخلوق نہین۔ اور ہم مقام ادعا و اثبات مین قایم ہین اور ظاہر ہی کہ منکر ثبوت دلائل کا چندان محتاج نہین ہوتا اور بار ثبوت مدعی کے ذمہ ہوتا ہے۔ پھر جس قسم کا دعوی ہو اسی قسم کا ثبوت دینا پڑتا ہی

دعوی عامیانہ ہو تو اسکے ثبوت مین عامیانہ دلیل کافی ہوتی ہے دقیق و باریک ہو (جسکو انبیاء وحی و الہام کے ذریعہ سے پہنچے ہون اور عقلاء تعمق عقل سے) تو وہ ویسی ہی باریک دلائل سے ثابت کرنا پڑتا ہے ٭

اور ہماری دعاوی باوجودیکہ غالباً اسی قسم سے ہوتی ہین تاہم انکے دلائل کے بیان مین ہم تسہیل کو مدنظر رکھتے ہین اور ایک ایک بات کو کئی کئی تمثیلات سے سمجھاتے ہین - باینہمہ کوئی دقیق بات کسیکے سمجھ مین نہ آوے تو اس کا قصور ہمارے ہی ذمہ نہ لگاوے اپنے فہم و علم کا بھی کچھ دخل سمجھے اور وہ بات کسی عالم سے دریافت کرے ٭

تمثیل دوم - یعنی واقعات غیبی کی نسبت بعض اشخاص کی سچی خبرونکی ثبوت پر وہی وجدان دلیل ہے - ہم برملا دیکھتے ہین کہ بعض اشخاص ایسے واقعات کی نسبت (جو نہ حواس سے معلوم ہو سکتے ہین نہ فکر و غور عقل سے دریافت ہونی ممکن ہین) ایسی خبرین دیتے ہین جنکو واقعہ کے مطابق پاتے ہین ٭

تفصیل

اس قسم کی خبرین جو زمانہ قدیم مین ملکے صفت اور مقدس لوگون نے بتائین - اور لوگونکی تجربہ و مشاہدہ مین آئین عہد عتیق و عہد جدید مین مذکور ہین - انکو انرائیل سید احمد خان صاحب بہادر نے اپنی کتاب **خطبات احمدیہ** کے خطبہ **بشارات** مین نقل کیا ہے - مین اسمقام مین انہین کی تحقیقات کو پیش کرنا کافی سمجھتا ہون اس مین نئی تفتیش و تحقیق کو ضروری نہین جانتا ٭

اور ان باتون سے استدلال نہ اس وجہ سے ہے کہ وہ رسولونکی بتائی ہوئی باتین ہین اسلئے انکا تسلیم کرنا واجب ہے - بلکہ اس وجہ سے ہے کہ وہ تاریخی واقعات ہین اور بنقل متواتر ثابت ہین - انکا ماننا عقل کا مقتضائی ہے - پس اگر کوئی انکے تسلیم کرنیکو فرع تسلیم نبوت سمجھے اور قبل اثبات نبوت ان سے استدلال کو مصادرہ علی المطلوب خیال کرے تو یہ اسکی غلط فہمی ہے -

ان باتون کو سید احمد خان صاحب کی کتاب سے نقل کرنے سے یہ بھی غرض ہے کہ جو کچھ

جناب ممدوح کے مضامین کانشنس نیچر۔ مذہب و معاشرت مذہب انسان کا امر طبعی ہی۔ اور آپکی ایک ہم مذہب کے مضمون تحقیقات مذہب و صحیفہ فطرت کے منطوق یا مفہوم سی معلوم ہوتا ہی کہ نبوت صرف غور و فکر عقل کا نتیجہ ہی۔ اور وحی یا جبرئیل صرف اسی معنی بلکہ نبوت کا نام ہی۔ اور الہام صرف اسی بات کا (جو قانون قدرت مین غور کرنے سے دل مین آجاتی ہی) نام ہے۔ بے سوچی غیب الغیب سے کسی بات کا منکشف ہو جانا جسکو اہل مذاہب الہام کہتے ہین کوئی چیز نہین ہی۔ یہ سب کچھ ان باتون کے خلاف ہی جو آپنی خطبات احمدیہ کی خطبہ بشارات مین فرمایا ہی۔ اسمین آپنے اس قوت کے وجود کا جسکے اثبات کی اسمقام مین ہم درپی ہین اثبات کیا ہی اور ان معنی کر الہام (کہ بے سوچے بدون فکر کئی کوئی بات سوتے سوتے یا بیٹھے بیٹھے دل مین آجاوی) کا وجود ثابت کیا ہی۔ پس بنظر افحام و افہام ان حضرات کے ہمنے آپکی کتاب خطبات احمدیہ سے ان باتونکا نقل کرنا نہایت مناسب سمجھا ہی۔ اس کتاب مین ہماری باتونکی ایسی تسلیم ہے کہ اگر ہم ان باتون کا خلاف آپکی مضامین مذکورہ بالا مین نہ دیکھتی تو ہم ان حضرات کو منکر حقیقت و معنی نبوت ہرگز نہ ٹھیراتے۔ اور یہ تفصیل ان باتونکی تحریر مین نہ لاتے اور مبحث اثبات نبوت مین ان لوگون کو مخاطب نہ بناتے بلکہ جسقدر بحث مارچ ۷۸ء سے ابتک کانشنس کی متعلق ہم آپکے مقابلہ مین لکھ چکی ہین یہ ہرگز قلم مین نہ لاتی اس نقل و بیانکی گو وضع و ترتیب راقم کیطرف سی ہی ولیکن مضامین بلکہ بالاختصار الفاظ جناب ہی کے ہین جو تہذیب الاخلاق جلد ششم کے نمبر ۸ و ۹ و ۱۰ مین منقول ہی ❖

خبر اول جو تہذیب الاخلاق مین

بشارت اول منجملہ بشارات مسیح ہی

حضرت اشعیاہ نے احاز بادشاہ کو خبر کر دی کہ کواری عورت کو حمل ہوگا۔ اور وہ بیٹا جنیگی۔ وہ ذرا ہوشیار ہوگا۔ تو جو خوف تجھی دشمنون سے ہی جاتا رہیگا۔ کتاب اشعیاہ باب ۷

اس خبر کا مصداق ایک لڑکا ماہیر شالال ہاشبز نامی پیدا ہوا جب وہ ہوشیار ہوا تو احاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

کا خوف جاتا رہا۔ اور انجیل متی مین لکھا ہے کہ یہ بشارت حضرت مسیح کے ہی جو کواری مریم سے پیدا ہوئے اور انکی بشارت یوسف نجار کو فرشتہ نے خواب مین دی ہے

خبر دوم جو تہذیب الاخلاق مین

حضرت عیسیٰ کی دوسری بشارت ہے

حضرت میکاہ نے بہت سی باتین آیندہ کی اشارات و کنایات مین کہین کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا اس مین یہ بھی فرمایا ہے بیت لحم افراتا میرے لئے ایک شخص جو بنی اسرائیل مین سلطنت کریگا اور اس کا ہونا قدیم زمانہ سے مقرر ہو چکا ہے تجھسے نکلیگا کتاب میکاہ باب ۵۔ آیۃ ۲

حضرت متی فرماتے ہین کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیح کی ہوئی جو بیت لحم مین پیدا ہوئے ہین اور گو دنیاوی سلطنت ان کو نہین مگر سینٹ متی نے اس سلطنت کو روحانی سلطنت قرار دیا ہے

خبر سیوم جو تہذیب الاخلاق مین منجملہ بشارات

توراۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اول ہے

حضرت موسیٰ نے خبر دی ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم سے وعدہ کیا کہ میںنے تیری دعا اسمٰعیل کے حق مین قبول کی۔ ہان مینے اسمین برکت دی اور اسے بارور کیا اور اسمیں بہت فضیلت دی اس سے بارہ امام پیدا ہونگے اور اسکی ترقی کرونگا۔ باب اول آیۃ ۱۸۔۲۰۔ کتاب توریت اسی قسم کی اور آیات توریت سے اسمٰعیل صاحب نے نقل کر کے انکا آنحضرت کے حق مین بشارت ہونا باشارہ اللہ بڑی زور و شور سے ثابت کیا ہے اور اشارہ یا تین دو الہامی خوابون سے بھی استدلال فرمایا ہے۔ اول یہ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت اسحٰق سے خواب مین کہا ہے کہ مین تیرے باپ ابراہیم کا خدا ہون تجھپر برکت دون گا اور اپنے عہد کے سبب سے ابراہیم کے سبب تیری نسل کو بہت کرون گا۔ دوم یہ حضرت یعقوب خواب مین کیا دیکھتے ہین کہ ایک سیڑھی زمین سے آسمان تک لگی ہوئی ہے اور خدا کے فرشتے اس پر اتر تی چڑھتے ہین اور خدا نے کھڑے ہو کر کہا کہ مین تیرے باپ ابراہیم اور اسحاق کا خدا ہون یہ زمین جسپر تو سوتا ہے تجھکو اور تیری اولاد کو دیتا ہون اور تیرے

خبر چہارم جو تہذیب الاخلاق مین منجملہ بشارات

توراۃ معنوان بشارت دوم منقول ہی

خدا تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ تیرے بھائیون مین ایک نبی تیرا سا قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے مونہہ مین دونگا۔ توریت کتاب پنجم باب ۱۸۔ ۵۔ ۱۸

جناب آنریبل صاحب نے فرمایا ہی کہ ان تینون سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکی جیسی صاف و مستحکم بشارت نکلتی ہی جس سے کوئی انکار نہین کرسکتا اور اسکی وجہ یہ بیان فرمائی ہی کہ یہ دو باتین کہ (۱) مین اسکے مونہہ مین اپنا کلام دونگا اور (۲) وہ مثل موسیٰ ہوگا سوائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی مین پائی نہین جاتین۔ پہلے اسلئے کہ انبیاء بنی اسرائیل پر سوائے احکام عشرہ موسیٰ کو جو وحی آتی تھی اسکے لفظ وہی تھے جو توریت۔ و زبور۔ وصحف انبیا مین لکھے ہوئے ہین بلکہ نبیا کو صرف مطلب القا ہوتا تھا اور پھر وہ اسکو اپنی زبان و محاورہ مین لوگونکے سامنے بیان کرتے تھے انجیل اربعہ جو اب مستند اور قابل سند عیسائیون مین تسلیم ہوتی ہین انکے الفاظ تو وہین ہی ہین جو حضرت عیسے کی زبان مبارک سے نکلے تھے کیونکہ حضرت عیسیٰ کی عبرانی زبان تھی اور وہ انجیلین یونانی زبان مین تحریر ہوئین مان لیتے ہین قرآن مجید ایسا ہے کہ اسکا لفظ لفظ پیغمبر کے مونہہ سے نکلا ہی اور وہی لفظ پیغمبر نے لوگونکو پڑھ سنائے ہین اسلئے اسکے الفاظ اور اشارات کے سوا اپنا کلام اسمین نہ دونگا سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور کسی پر یہ صادق نہین آتی

دوسری بات کا سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے شخص مین پایا نہ جانا آپنے بڑی زور و شور سے ثابت کیا ہے اور دس گیارہ وجوہ سے آنحضرت کا موسیٰ علیہ السلام کے مثل ہونا بیان فرمایا ہی +

اس بشارت کو امام فن مناظرہ اہل کتاب بھی تو پیش کیا کرتے ہین اور آنحضرت اور حضرت موسیٰ مین وجہ مشابہت کا شمار چوتیس تک پہنچائی ہین

خبر پنجم جو تہذیب الاخلاق مین

بلفظ بشارت سوم منجملہ بشارات محمدیہ مندرجہ توریت معتبر ہی

حضرت موسیٰ پیغمبر اور حضرت حبقرق نبی نے نبی عربی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے پر اسطرح بشارت دی اور کہا خدا سینا سے نکلا اور سعیر سے چمکا اور فاران پہاڑ پر ظاہر ہوا اسکے دہنے ہاتہہ مین شریعت روشن ساتہہ لشکر ملائکہ کے آیا توریت کتاب پنجم باب ۲۳-۲ آئیگا اللہ جنوب سے اور قدوس پہاڑی سے آسمانون کو جمال سے چھپا دیا اسکی ستایش سے زمین بہر گئی کتاب حبقرق باب ۳-۳

آنرابیل صاحب نے فرمایا ہے کہ ان آیتون مین جو کوہ فاران سے خدا کا ظاہر ہونا بیان ہوا وہ علانیہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے پر اور قرآن مجید کے نازل ہونیکی کہ وہی شریعت ہی بشارت ہی ٭

پھر اس مضمون کو اپنے بڑی شد و مد سے بہ شہادت توریت و قدیمی جغرافیہ کے ثابت کیا ہی - اور جو اسکے خلاف مین عیسائیون نے توجیہین کی ہین ان کا مدلل جواب دیا ہی جزاہ اللہ عنا و عن سائر المسلمین احسن الجزاء ٭

خبر ششم

جسکو تہذیب الاخلاق مین بلفظ بشارت چہارم تعبیر کیا ہی

حضرت سلیمان نے اثنا مناجات الہی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کیا اور فرمادیا وہ بالکل محمد یعنی تعریف کیا گیا ہی - یہی میرا دوست ہی اور میرا محبوب کتاب سلیمان باب ۵ - آیۃ ۱۰ الغایۃ ۱۶

جناب آنرائیل صاحب فرماتے ہین اگرچہ اس مقام پر حضرت سلیمان نے خدا کی تسبیح مین گیت گایا - اور اسکی مناجات کی ہی مگر ضرور وہ ایک بڑے شخص قابل تعظیم و ادب کے آنیکی متوقع ہین اور اسکی بشارت دیتے ہین اور پھر صاف سناتے ہین کہ وہ میرا محبوب محمد ہی - صلے اللہ علیہ وسلم

خبر ہفتم

جسکو تہذیب الاخلاق مین بعنوان بشارت پنجم تعبیر کیا ہے

ہمی نبی ہمارے پیمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکی اسطرح بشارت دیتے ہین۔ سب قومونکو ہلا دون گا۔ اور حمد سب قومون کا آویگا اور اس گھر کو بزرگی سے بھرون گا کہا خداوند نے کتاب ہجی نبی باب ۱۱۔ آیۃ ۷ ۔

جناب آنرابل نے لفظ حمد سے آنحضرت کا مراد ہونا بخوبی ثابت کیا ہے اور جو عیسائی اسکو حضرت عیسے علیہ السلام کیطرف اشارہ سمجھتے ہین اسکو دو وجہ سے رد کر دیا ہے۔ پھر فرمایا ہے گاوفری ہیگنس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مین باستدلال قول ریورنڈ پارک ہرسٹ صاحب کے لکھا ہے کہ یہ بشارت حضرت عیسے کی نہین ہو سکتی بلکہ اس شخص کی ہے جسکے آنیکی بشارت خود حضرت عیسیٰ نے دی تھی ۔

خبر ہشتم

جو تہذیب مین بعنوان بشارت ششم مذکور ہے

حضرت اشعیاہ وحی کی رو سے اُن لوگون کا ذکر جو خدا کی سچی پرستش از سر نو قایم کرینگے اسطرح پر کرتے ہین۔ اور ایک جوڑی سوارونکی دیکھی ایک سوار گدھے کا اور ایک سوار اونٹ کا اور خوب متوجہ ہوا۔ کتاب اشعیاہ۔ باب ۲۱۔ ۷ جناب ممدوح نے فرمایا ہے کہ اس آیۃ مین حضرت اشعیاہ نے دو شخصونکی طرف اشارہ فرمایا ہے ایک کو گدھی کی سواری کے نشان سے تبلایا ہے۔ اور اس مین شبہہ نہین کہ اس سے حضرت عیسیٰ کیطرف اشارہ ہے کیونکہ جناب ممدوح بیت المقدس مین گدھے پر سوار ہو کر داخل ہوئے ہین۔ دوسرے شخص کو اونٹ کی سواری کے نشان سے تبلایا اور اسمین شک نہین کہ اس سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اشارہ ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین داخل ہوئے تو اونٹ پر سوار تھے ۔

خبر نہم

جو تہذیب مین بعنوان بشارت اول منجملہ بشارات انجیل مذکور ہے

جب حضرت عیسے کو معلوم ہوا کہ اب انکا وقت بہت قریب آگیا ہے اور اب وہ گرفتار ہونیوالے ہین تو انہون نے اپنے حواریون کو بہت نصیحتون مین یہ بھی فرمایا۔ یہ امور مینے تمسے کہے ہین جبکہ تمہارے ساتھ

ے یہ سید احمد خان صاحب فرماتے ہین ۱۲

ہون لیکن پیرکلیطاس پاک روح جسکو باپ بھیجیگا میرے نام سے تمکو ہر بات سکھاویگا اور یاد دلاویگا تمکو وہ باتین جو میںنے تمسے کہی ہین - انجیل یوحنا - باب ۱۶ - آیۃ ۷ -

جناب انجیل نے فرمایا ہے کہ لفظ پیرکلیطاس جو یہان واقعہ ہوا ہے یہ مترجمون کی غلطی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصل لفظ فارقلیطا ہے جسکا ٹھیک ٹھیک ترجمہ احمد ہے اور اس آیۃ مین آنحضرت کی بشارت ہے پس اسکو اس دعویٰ سے کہ ہم اسکو تائید روح القدس سے بخوبی ثابت کرینگے ثابت کیا ہے اور واقعی اس مین اپنی اطلاع و انصاف کو ظاہر کیا ہے جزاہ اللہ خیرا ۔

امام فن مناظرہ اہل کتاب نے بھی اس بشارت کو نویدجاوید مین ذکر کیا ہے اور خوب بسط و تفصیل سے لفظ فارقلیطا بمعنی احمد ہونا باعتراف علماء نصاریٰ ثابت کیا ہے - ناظرین اس کتاب کو صفحہ ۸۹ سے ۹۰ تک ملاحظہ فرماوین تو عجیب حظ و لطف حاصل کرین ۔

خبر دہم

جو تہذیب مین منجملہ بشارات محمدیہ مذکور انجیل بشارت سوم سے معبر ہے

حضرت یحییٰ سے یہود یون نے پوچھا تو مسیح ہے وہ بولے نہین - پھر پوچھا تو الیاس ہے وہ بولے نہین پھر پوچھا تو وہ نبی ہے آپنے کہا نہین انجیل یوحنا باب ۱ - ۲۰ - ۲۵ تک

جناب آنجیل فرماتے ہین کہ ان آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ علاوہ حضرت مسیح کے ایک اور پیغمبر کے آنیکی بھی امید کہتے تھے اور وہ پیغمبر ایسا مشہور تھا کہ بجائے نام صرف اشارہ ہی اسکے بتانے کو کافی تھا جیسکہ ہم مسلمان پیغمبر کے نام کی جگہ صرف آنحضرت اشارہ مین لکھتے بولتے ہین - اور یہ مشہور پیغمبر کون ہوسکتا ہے بجز اسکے جسکی نسبت خدا نے ابراہیم و اسمٰعیل کو برکت دی اور جسکی نسبت موسیٰ سے کہا تیرے ہی بھائیون مین سے تجھ سا پیغمبر پیدا کرون گا اور جسکی نسبت حضرت سلیمان نے کہا میرا محبوب سرخ و سفید سب مین تعریف کیا گیا محمد ہے - اور جسکی نسبت ہمی نبی نے فرمایا کہ جو تمام قومون کا سردار آویگا اور جسکی

نسبت حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہے جانا ضرور ہے تاکہ فارقلیط آوے۔ اب میں نہایت مضبوطی سے کہتا ہوں یہ نامی اور شہور پیغمبر حضرت محمد ہیں واللہ حضرت محمد ہیں آمنت باللہ وبکل ما انزل اللہ علی نبیہ امام فخر بھی اس بشارت کو اپنی کتاب میں لائے ہیں۔ اور اس اشارہ سے آنحضرت مراد ہونا بالتفصیل بدلیل ثبوت کو پہنچا چکے ہیں ناظرین کتاب نوید جاوید کو صفحہ ۴۴ سے ۶۰ تک ملاحظہ فرماویں اور اس تحقیق و تفصیل کا لطف اٹھاویں ٭

ذیل تتمہ معترضہ مشتملہ علی التماس و نصیحہ

التماس تو جناب سید احمد خان صاحب اور انکے اتباع و شیع کی خدمت میں ہے کہ یہ حضرات الفاظ بشارات مندرجہ خطاب احمدیہ کو غور و انصاف سے ملاحظہ میں لاویں۔ اور سوچ سمجھکر فرماویں کہ جو باتیں آئندہ کی انبیاء نے ان بشارتوں میں بتائی ہیں وہ بقول حواس سے کس طرح معلوم معلوم ہو سکتی ہیں۔؟ اور کتاب پیدائش و استثنا کے تیسرے اور چھالوں اور زمین و آسمان کے کنارون اور آسمان کے ستارون وغیرہ اشیاء ملفوظہ سے جو بات ہے اس میں کہاں لکھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔؟ یہ نہ بتا سکیں تو اس بات کے اقراری ہو جاویں کہ وہ باتیں انبیاء نے اپنے اس ملکی طاقت کی ساتھ جسکو الغیب سے جان لی ہیں اور جسمیں وہ باتیں لکھی ہوئی ہیں وہاں عقل و حواس کا پہنچا ممکن نہیں۔ اس اعتراف کی صورت میں اُنکا یہ قول کہ نبوت صرف فکر و غور و عقل کا نتیجہ ہے اور اس کا ماخذ و مخزن فقط یہی کیا معنی رکھتا ہے؟ ان باتوں کو آپ تشریح بیان فرمائینگے تو ہم بہت نفع اٹھائینگے اور ہمارا بھی بھید جیسا ہے جگہ سے فیصلہ پائینگے۔

نصیحت زمرہ موحدین اور اسی پر یہ کہ ناظرین کو ہے کہ مضامین اس خطبہ بشارات کو ملاحظہ فرماویں اور جو اسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار و اثبات ہے اس میں غور و تدبر کریں اور سید احمد خان صاحب کی تکفیر سے باز آویں۔ یہ کام جو سید احمد خان صاحب سے خطبہ بشارات میں ہوا ہے بجز موحد محب سلام کسی سے نہیں ہو سکتا ٭

اگر کسیکو یہ شبہ ہو کہ اقرار لفظ نبوت کسکا مراد ہے جس لیئے کہ سید احمد خان صاحب کو معنی نبوت

سے (چنانچہ ہمنے خود نمبر نہم کے اعلام مین تصریح کہا ہے) انکار ہی یہ اقرار تو ایسا ہی جیسے کوئی لفظ اللہ کو مانی اور اللہ کی الوہیت اور خالقیت سی انکار کری۔ یا رسول کو رسول مانے پر اُسکی کوئی بات سچی نجانے۔ تو جواب اِس کا یہ ہی کہ بے شک و بلاریب لفظی اقرار معنوی انکار کے ساتھ کام نہین آتا۔ اور معنی کا منکر لفظ کا تسلیم کرنے والا نہین سمجھا جاتا۔ ولیکن یہ اِس صورت مین ہی کہ وہ انکار عمداً و عناداً ہو نہ خطاً و اجتہاداً۔ یہی وجہ ہی کہ مبتدع فرقے اہل سنت کی نزدیک کافر نہین گنی جاتے باوجودیکہ وہ اللہ اور رسول کی کلام سی معنی انکار سمجھے جاتے ہین۔ سید احمد خان صاحب کا انکار بھی اِسی قسم کا انکار ہی۔ اور اِس بات پر کوئی دلیل نہین ہی کہ سید صاحب کو معنی نبوت سے عمداً و عناداً انکار ہی۔ جائز و محتمل ہے کہ یہ انکار انکی غلط فہمی کا نتیجہ ہو۔ اور جو کارروایان خلاف تسلیم نبوت و اسلام ان سے ہو رہی ہین (جیسے نبوت کو فقط عقل کا نتیجہ ٹہیرانا مسلمانون کو احکام شرعیہ کی قید سے چھوڑانا وغیرہ وغیرہ) انکی خیال و زعم مین کسی نیک نیتی و خیرخواہی اسلامی و ہمدردی قومی پر مبنی ہون +

اکثر لوگون سی مین سنتا ہون کہ یہ شخص حقیقت مین اسلام کا دشمن و مخالف ہی اور اسلام کے پیرایہ مین یہ یہ اسلام کو بگاڑنا چاہتا ہے۔ اِس کا ظاہری اقرار و تسلیم نبوت کا اظہار اِسی غرض پر مبنی ہی + ولیکن مین اِس بات کو صحیح نہین سمجھتا اور اِسپر یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین دیکھتا۔ اور جناب ممدوح سے ایسی بدگمانی نہین رکھتا +

اخبار جریدۂ روزگار کی نمبر ۴۰ مطبوعہ ۱۱ اکتوبر ۱۸۷۹ء مین آپکی نسبت ایک مضمون لکھا ہی جسمین آپکی حقمین یہ متردد انہ الفاظ مندرج ہین "یہ شخص یا تو بلا کا مسلمان ہی یا پرلی درجہ کا انکا دشمن" اِن الفاظ سی بھی یہی مستفاد ہی کہ اِس شخص کی نسبت قطعی بدگمانی کی کوئی وجہ نہین + بالجملہ مین جناب ممدوح الصفات کی تکفیر سے لوگون کو منع کرتا ہون باوجودیکہ مین انکی اکثر باتین مستلزم تکفیر خیال کرتا ہون چنانچہ یہ بات مین اشاعۃ السنۃ نمبرہ مین (صفحہ ۱۴۴)

(۲۵۳)

بھی ظاہر کر چکے ہیں تفصیل اسکی ہم پھر کسی مستقل مضمون میں تحریر کرینگے ۔

رجوع بہ مطلب

اخبار عشرہ مذکورہ بالا وہ ہیں جو زمانہ قدیم میں ملکی صفت انسانوں نے بتائیں اور لوگوں کی مشاہدہ میں آئیں ۔ اب وہ خبریں ذکر کیجاتی ہیں جو اسلام کے زمانہ میں ایک ملکی صفت قدسی محمد بن عبداللہ عربی نے (جنکو ہم مسلمان خاتم المرسلین وسید الاولین والآخرین کہتے ہیں صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم) بتائیں ۔ اور ہمارے اور اس وقت کے لوگوں کی مشاہدہ آئیں ۔ یہ خبریں دو قسم ہیں ۔ قسم اول ۔ وہ ہیں جو قرآن میں (جسکو ہم مسلمان وحی متلو کہتے ہیں) مذکور ہیں ۔ قسم دوم وہ جو حدیثوں میں ملتی ہیں جنکو ہم وحی غیر متلو کہتے ہیں) موجود ہیں ۔ ان اخبار سے بھی استدلال اس وجہ سے ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہوئی ہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ وہ واقعی باتیں ہیں ۔ اور مشاہدہ میں آچکی ہیں ان اخبار کو ہم نبی کی کہنی سے نہیں سنتے بلکہ نبی کا نبی ہونا ان اخبار کی سچائی سے پہنچانتے ہیں ۔ پس ان اخبار سے استدلال مقدمات اثبات نبوت کی تائید میں مصادرہ علی المطلوب ہوا

اخبار قسم اول

مخفی نہ رہے کہ اخبار قسم اول قرآن میں بکثرت پائی جاتی ہیں جیسے (۱) قرآن کے محفوظ رہنے کی خبر قرآن میں

قال الله تعالى - انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ۔	کی مثل ایک سورت بنا نہ سکیں گے
قل لئن اجتمعت الانس والجن على ان يأتوا بمثل هذا القرآن لا يأتون بمثله ۔	(۲) مسلمانوں کی اس وقت جو آنحضرت کے وقت میں جماعت قلیل اور وطن سے بے وطن کہی گئی ۔ دشمنوں سے سخت تکالیف پائیں ۔ معذا بہتیرے ہونیکی خبر ۔
وعد الله الذين منوا وعملوا الصالحات ليستخلفنهم في الارض ۔ النور ع	

(۱) ان میں سے پہلی خبر یعنی قرآن کی حفاظت کی وجہ قرآن اور حدیث دونوں میں ہے اور دوسری خبر کی تفصیل حافظ ولی اللہ رحمہ اللہ کی حجۃ اللہ البالغہ مطبوعہ ہند صفحہ ۱۰۰ میں ہے

انا فتحنا لك فتحا مبينا — الفتح ع۱

انما المشركون نجس فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا — توبہ ع۴

وما كان للمشركين ان يعمروا مساجد الله — توبہ ع۳

اولئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين — بقرہ ع۱۴

يخربون بيوتهم بايديهم وايدي المؤمنين — الحشر ع۱

مکہ فتح ہوجانے کی خبر

مکہ ہمیشہ کو لئے مسلمانوں کے واسطے مشرکین کو اٹھ جانے کی خبر

بیت المقدس سے اہل کتاب کا بیدخل ہوجانے کی خبر

منافقوں کی چھپی باتوں کی بھی خبر دینا

وعلی ہذا القیاس جملہ صدق و وقوع امتحان مین آگیا۔ اور مخالف و موافق نے مشاہدہ کیا۔ لیکن معہذا لک بانصاف لوگ ان مین کچھ نہ کچھ تامل و تلبس کرتے ہین۔ اور آیندہ کے لئے احتمال خلاف جویز کرتے ہین اسلئے مین دو خبرین نقل کرنا چاہتا ہون جنمین احتمال اویل کا موقع نہ ہو۔ اور احتمال آیندہ بھی تجویز نہ ہوسکے

خبر اول

قال تعالے۔ غلبت الروم فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم سيغلبون فی بضع سنين۔ لله الامر من قبل ومن بعد ويومئذ يفرح المؤمنون بنصر الله — الروم ع۱

غلبہ روم فارس پر اور اسکے بعد روم کا فارس پر غالب ہونا

فارس نے روم کو شکست دی تو مشرکین مکہ کو اخوانکم ہم مذہب تھے بڑی خوشی ہوئی اور مسلمانوں سے کہا کہ ہم تم امی ہین ہمارے بھائی فارسی ہم پر غالب ہوگئے ہین تم بھی کتابی ہو تمہارے بھائی رومی تم پر غالب ہونگے اور ہم تم سے لڑینگے۔ آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہنچی اور آپ نے ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ تو ان سے جاکر کہدے کہ تین برس کے اندر رومی فارسیون پر غالب ہونگے۔ ابوبکر صدیق یہ خبر سنکر مشرکین کی خوشی کو بھانپکر وہ پیشین گوئی آنحضرت کی گلی کوچہ مین سناتے پھرے۔ اُبی بن خلف جو آنحضرت کا سخت دشمن تھا سنکر تعاقب مین مقام انکار مین کھڑا ہوگیا۔ اور اس بات پر شرط لگانے کا خواستگار ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے پانچ یا چھ سال کی مدت پر دس دس اونٹ پر شرط مان لی۔ آنحضرت نے فرمایا کہ تو نے غلط

باقی آیندہ

(254)

حصہ دویم

بقیہ مضمون مذہب و معاشرت

اور چونکہ مسلمانونکی رفارمر جناب سید احمد خان صاحب بہادر اسی طرز و روش یوروپ کو پسند کر چکے ہین اور مسلمانونکی ترقی و بہبودی اسی طریق کے اختیار کرنیمین منحصر سمجھتے ہین۔ اسلئے وہ بزعم خود بڑی ہمدردی قومی و نیک نیتی سے مذہب اسلام کو یوروپین بنانا چاہتے ہین اور مسلمانون کا ہمرنگ اہل یوروپ ہوجانا پسند کرتے ہین۔ بنا علیہ وہ چاہتے ہین کہ مذہب اسلام فقط اعتقاد توحید خالق مین منحصر ہوجاوے۔ اسکے سوای جو ہزارہا فروعات قرآن و حدیث نے بیچارے مسلمانونکے گلے مین ڈال رکھے ہین کہ منخنقہ (مردہ) نکھاؤ۔ خالص ریشم نہ پہنو۔ لاٹری وغیرہ انواع سود سے بچو۔ کفار کی ہیئت و وضع اختیار نکرو۔ ان سب بکھیڑون سے مسلمانونکو نجات حاصل ہو۔ اور مسلمانان اور یوروپین سے صورۃً و سیرۃً دوئی اُٹھ جاوے۔ جناب ممدوح (عمرش دراز باد) چند روز اور زندہ رہے اور لوگ آپکی تعلیمات و ہدایات کو مانتے گئے تو ہندوستان و یوروپ طریق مذہب و معاشرت مین یکسان ہوجاوے گا ✦ اور ان کے حال پر بیت من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری۔ کا مضمون خوب صادق آویگا کوئی لوگون مین یہ تفرقہ کہ یہ مسلمان ہے یا عیسائی نکر سکیگا ✦

بالجملہ اس خیال سے یا کسی اور وجہ سے جناب ممدوح نے وہ مضمون جسمین احکام معاشرت کو دین سے خارج کیا ہے تحریر فرمایا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ مطالب و مقاصد چند امور مین جو غالباً آپکے الفاظ سے بدفعات ذیل نقل کئے جاتے ہین ✦

(۱) بانی مذہب کو درحقیقت روحانی اصلاح دینے لگتا ہے (کیونکہ) انبیاء علیہم السلام جو بعض ایسی دنیوی باتونکے کرنے نکرنیکی بھی ہدایت کرتے تھے۔ جنکا اثر روحانی ترتیب پر پہنچتا ہے۔ اسلئے لوگون کو ہر ایک دنیاوی باتون مین انبیاء کی ہدایت کی رغبت ہوتی ہے

(۲) الہامی کتابوں میں ایک تو یہ ہے جسمیں دنیاوی احکام مجتمع پائی جاتی ہیں مگر ان کا الہامی ہونا نہایت مشتبہ ہے کچھ ثبوت اس کا نہیں کہ سوائے احکام عشرہ کے اور تمام احکام جو حضرت موسیٰ نے صادر کئے تھے وہ حضرت موسیٰ کے وقت میں لکھے گئے تھے۔ بنی اسرائیل کو ہر کسی دنیاوی جھگڑے پیش آتے تھے۔ حضرت موسیٰ کو یہ مجبوری اُن جھگڑوں کا بطور سردار قوم کے فیصلہ کرنا پڑتا تھا۔ حضرت موسیٰ کے تمام احکام دنیوی مثل ایک انسان کے احکام کے ہیں جو بصلاح بعض دانشمندوں کے بطور مناسب وقت و حالات قوم کے دیئے گئے ہوں بنی اسرائیل نے ان تمام دنیوی احکام کو مذہب میں شامل کر لیا۔ پھر اسکے مقاصد کو چھوڑ کر صرف لفظی معنوں کی پیروی کرنا ہیودی مذہب قرار دیا ہے۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ سخت مجبوری دنیاوی امور میں سرداری اختیار کرنیکی پیش آئی دنیاوی سرداریکے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی مثل حضرت موسیٰ کے اپنے صحابہ کے مشورہ سے اور ضرورت و مصلحت وقت کے لحاظ سے احکام صادر فرماتے +

(۴) مسلمان جالموں نے قدم بقدم یہود و نصاریٰ کی پیروی کی اور تمام دنیاوی احکام کو جو درحقیقت مذہب سے علاقہ نہیں رکھتے تھے مذہب میں شامل کر دیا اور حدیث (وانتم اعلم بامور دنیاکم) کو بالکل بھلا دیا پھر یہودیوں کی تقلید سے اسکے مقاصد کو چھوڑ کر صرف لفظی معنوں کی پیروی کرنا جیسا کہ مذہب اسلام قرار دیا (اسکی مثال یہ ہے) کہ عرب میں رواج تھا کہ متمول اور سردار بنظر افتخار و تکبر و غرور کے ازار کو ٹخنے سے نیچے زمین پر گھسٹتے ہوئے پہنا کرتے تھے۔ اور یہ امر گویا نشان انکے تکبر و غرور کا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے سے نیچے ازار کو منع فرمایا جسکا مقصود تکبر و غرور کو منع کرنا تھا۔ ہمارے ہاں کے علماء نے بھیک یہودیوں کیطرح لفظی پیروی کر کے ٹخنے سے نیچے ازار پہننے حالانکہ گو وہ کیسا مسکین و بے زور و منکسر ہو۔ اور وہ امر تکبر و غرور کا نشان باقی نہ ہو جہنم میں ڈال دیا۔ اور لوگوں کو

تعجب مین ڈالا کہ یہہ کیسا مذہب ہے کہ دو انگل اونچے ازار پہننے سے بہشت ملتی ہے اور دو انگل نیچے پہننے سے دوزخ مین ڈالا جاتا ہے +

(۵) انسانون کی بدبختی کی جڑ دنیوی مسائل کو دینی مسائل مین شامل کر لینا ہے - اس قول کی دلیل یہہ ہے کہ عیسائی قومین جو اب (یعنے جب سے انہون نے معاشرت مین مذہب کا اتباع چہوڑا ہے) نہایت اعلے درجہ کے خیال کیجاتی ہین - جب تک وہ اس خیال مین (کہ معاشرت مین مذہب کا خلاف نکرنا چاہئے) رہین روز بروز نکبت کو پہنچگئی ہین - ہندو اسی آفت (معاشرت مین مذہب کی پیروی) سے تباہ ہو گئے مسلمان اسی بدبختی کی ذلت مین مبتلا ہوئے - اخیر نتیجہ انکی بربادی کا جو اہی سلطنت عثمانیہ پر گذرا ہمنے اپنی آنکہہ سے دیکہہ لیا تمام چہوٹی بڑی مسلمانی ریاستین اور سلطنتین جو اسوقت موجود ہین اسی وبال مین مبتلا ہین +

(۶) لوگون کا یہہ خیال کہ امور معاشرت کو مذہب مین شامل کر لینا انکی دوامی استحکام کا باعث ہے غلطی ہے دینی احکام کا نیچر دنیاوی احکام معاشرت کی نیچر سے بالکل مختلف ہے - دینی احکام جو روحانی اخلاق سے علاقہ رکہتے ہین دوامی و ناقابل تبدیل ہوتے ہین - کیونکہ خدا نے انسان کی روح کو جس نیچر پر پیدا کیا ہے - جب تک انسان دنیا مین ہے اسکو تغیر و تبدل نہین - برخلاف امور معاشرت و تمدن کے جو روز بروز تبدیل ہوتے ہین خدا کی کبہی مرضی نہین ہو سکتی کہ جب ہم پتے یا جانورون کی کہال پہنتے تہے جب ہمکو سوتی اور اونی اور ریشمی لباس سینا آیا تو اوسکو استعمال نکرین - یا جب ہمکو کوٹ پتلون سینی آگئی تو جو لوگ اسکو پسند کرتے ہین وہ اسکو نہ پہنین - اور پہنین تو کافر ہون - اسی قسم کے (خیالات والے) لوگون کی بدولت مذہب اسلام کی یہہ ذلت ہوئی ہے کہ بجائے روحانی مذہب کے جسمانی مذہب خیال کیا جاتا ہے - اور مسلمانون مین علوم و صنائع و عقل و خیال و تمدن و معاشرت کی تمام ترقیان یکسر مسدود ہو گئی ہین +

(۷) بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ قرآن مین بہی بہت سی باتین ایسی آئی ہین جو صرف دنیاوی امور سے جو پیش آئے علاقہ رکہتی ہین - اور انکی وحی سے ہونے سے انکار نہین کیا جا سکتا - مگر یہہ انکی غلطی ہے وہ لوگ حقیقت وحی نہین جانتے - اگر مین اپنے ہمنام ملا احمد جونپوری کی تفسیر آیات احکام ہی کو تسلیم کر لون تو صرف پانسو آیت احکام ہین - اور حقیقت مین اتنی بہی نہین - پس دنیاوی احکام کا قرآن مجید

(۲۶۳)

فی سے ہوش کو تجویز کیا اور کسیکے زمین کو حصوں - دیوتوں جو آپس مین پرستش تہذیب الخلاق
اور جب مین ایک مضمون بعنوان (قدیم اور جدید علوم) چھپا ہے جسمین ظاہر کیا ہے
بیکن نے تمام حکماء متقدمین فلاطون ارسطو وغیرہ (جنکو اس زمانہ کے مہذب اور وحشی
اقوام کا بچہ بھی جانتے ہین) کے خیالات کی نسبت کو ایسا غلط ثابت کرو کہا ہے
جسکو حکماء متاخرین نے تسلیم کیا +

جبکہ ایک زمانہ مین تمام حکمار نے ملاحظہ نیچر سے شہادات سے تجربون سے اپنے ذہن مین یہ
نتیجہ پیدا کیا اور اُن کو ایسا ہی سچا سمجھا کہ اب ہم اور ہمارا زمانہ کہ حکماء تحقیقات جدیدہ کو
سچا اور صحیح سمجھتے ہین اور دوسرے زمانہ نے انکی غلطیون کو تسلیم کیا تو اب فرمائین کہ وہ
کیا دلیل ہے جس سے ہمکو اطمینان حاصل ہو کہ ہمارے حکمار کی شہادت
اور تجربہ اور جو اُن سے ہمنے اپنے ذہن مین نتیجہ پیدا کیا ہے سب ایسے ہین جنکو ہمارے بعد مین
آنیوالے غلط ثابت کرینگے اور اُس پر ہم یہ شہادت قائم کرین فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ
عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (سورہ الروم) ترجمہ - سیدھا کرا پنا مونہ
خالص دین کے لئے - جو نیچر خدا کا ہے جسپر لوگون کو بنایا ہے خدا کی پیدائش مین کچھ تبدیل
نہین ہے یہی مستحکم دین ہے ولیکن اکثر لوگ نہین جانتے اگر مشاہدات مین یا نیچر
مین اور اُس سے نتائج نکالنے مین اور اُس پر اپنے خیالات قائم کرنے مین وقوع اغلاط
کا احتمال ہوتا تو تمام حکمار متقدمین و متاخرین بلکہ بعد مین آنیوالون کے خیالات ایک ہی اصل پر
ہوتے مگر ایسا نہین ہے بلکہ سراسر اس کا خلاف - اور ہمارے نیچریون کے خیالات پر نظر
کرو کہ جبکہ ہم انبیاء و پیغمبرون سے تعبیر کرتے ہین تو آدم سے محمدؐ تک سبکے خیالات کی تصویر
ایک ہی نوع کی رنگ سے کھنچی ہوئی یا دگر آگر ذرق ہوگا تو صرف یہی کہ اول الذکر
دختر کی چون وضع تو ہے ملبوس اور انداز کا ایک عمدہ لباس سے مانوس اور یہی
خاص نیچر ہے جسپر یہ کہ سکین فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (اور جسکو خدا نے اپنی طرف

مین ذکر ہونا اسبات کی دلیل نہین کہ دنیاوی معاملات بھی مذہب مین داخل ہین۔
یہہ بعینہ الفاظ جناب مین۔ اور جو دو لفظ بعینہ آپکے نہین بلکہ کلام جناب سے مفہوم ہین انہر ایک خط کہنچا گیا ہے اور جو الفاظ ضبط کرنے محض الحاق ہے وہ دو خطوط وحدانی مین محدود ہے اور یہہ مضمون مین اوّلہ الی آخرہ مغالطات و توہمات سے مشحون ہے۔ صحت و واقعیت کا انمین کچھہ رائحہ و شایبہ بھی نہین ہے۔ اسکے ہر ایک دفعہ کا جواب بترتیب دفعات نمبروار دیا جاتا ہے۔ ناظرین اسکو غور سے دیکھین اور انمین بلا روئ رعایت داد انصاف دین۔

جواب دفعہ اوّل آپکا یہہ قول کہ بانی مذہب کو درحقیقت روحانی اصلاح مقصود ہوتی ہے مسلم ہے۔ لیکن ساتھہ اسکے آپکا یہہ کہنا کہ دنیوی باتون مین صلاح دینے کیوقت نبی اپنے منصب سے فروتر درجہ اختیار کرلیتا ہے (جسکا مفہوم و لازمہ یہہ ہے کہ دنیاوی باتون مین روحانیت کا تعلق نہین ہے۔ اور نتیجہ اسکا آپکے نزدیک یہہ ہے کہ دنیوی باتون کے متعلق نبی کی بات دین مین داخل نہین ہے) سراسر مغالطہ ہے۔ حضرات انبیا علیہم السلام دنیاوی باتون کے سکھانے اور انمین صلاح بتانے کیوقت منصب نبوت سے تنزل نہین فرماتے۔ اور سررشتہ روحانی اصلاح کو ہاتھہ سے نہین چھوڑتے بلکہ جو کچھہ وہ فرماتے اور بتاتے ہین (تہیٹ دنیا کے متعلق کیون نہو) انمین روحانی اصلاح مدنظر رکھتے ہین۔

اتنا تو آپ بھی مان چکے ہین کہ انبیا بعض ایسی دنیاوی باتون کے کرنے کرنے کی ہدایت کرتے ہین جسکا اثر روحانی ترتیب پر پہنچتا ہے"۔ جسمین صاف اقرار پایا جاتا ہے کہ دنیاوی امور اور منصب نبوت یا روحانی تربیت مین مخالفت و منافرت کلی نہین ہے۔ اور اسی نظر سے ہمنے آپ کو حاشیہ صفحہ ۲۷۱ نمبر سابق مین اپنی دلیل کا مسلم وقائل ٹہیرایا ہے۔

ہم آپکے اس تسلیم سے ایک درجہ بڑہکر مدعی ہین اور بملاحظہ اقوال و احکام شرعی متعلق امور دنیا یہہ یقین اور دعوی رکھتے ہین کہ نبی کی ایک بات بھی (گو وہ دنیاوی امور کے متعلق ہو) ایسی نہین ہے جسکا اثر روحانی اصلاح پر نہین پہنچتا اس دعوی کا کسقدر ثبوت ہم نمبر سابق مین صفحہ ۲۷۹

دے چکے ہین - کچھ دم نقد بیان ہی ہدیہ ناظرین کرتے ہین اور اگر ہم کل (۱۷۱) احکام کو جو نمبر ۸ و ۹ مین اس رسالہ کے بیان ہو چکے ہین یا اور ہزارہا احکام کو جو کتاب و سنت مین پائے جاتے ہین تفصیل بیان کرنا چاہین اور اون کا روحانی اصلاح پر مشتمل ہونا ثابت کرین تو ہمارے رسالہ کے دو تین جلدین بہی اس بیان و ثبوت کے لئے کافی نہون - لہذا بطور مشتی نمونہ خروار و دانہ از انبار چند احکام نبوی متعلق احکام دنیاوی جو ان حضرات کو روحانیت سے پرلے درجہ دور نظر آتی ہین اور دین سے اجنبی معلوم ہوتی ہین بیان کئی جاتی ہین اور اونکی وجوہات و اسرار جنسی اونکا روحانی اصلاح پر مشتمل ہونا ثابت ہو قلم مین آتی ہین -

اسمین اگر مین اپنی ہی خیالات کا اظہار کرون تو شاید ہمارے مخاطبین یا ناظرین جو تقلید کی خوگر ہین یا المعاصرۃ اصل المنافرۃ کی زیر سایہ ہین انکی طرف توجہ کم کرین - لہذا اسمین قول پہلے اکابر کا پیش کرنا مناسب سمجہتا ہون اگر اسکے ضمن مین کہین اپنے خیال کے اظہار کا موقع پاونگا تو اس سے بہی دریغ نکرونگا -

دیکہو ڈاڑہی موچہون کا بڑہانا یا کٹانا بغلون کے بال اکہاڑنا اور اسکی مثل اور خصائل فطرت اور ریشمین لباس پہننا - ازار کو ٹخنی سے نیچے رکہنا اور اسی قسم کے اور احکام جو بضمن نمبر (۸) اشاعۃ السنۃ کے نمبر ۱۴ سے ۲۱ تک احکام سنت مین شمار ہوئی ان حضرات کی نظرون مین کیسے دنیاوی امور اور جسمانی ہین - چنانچہ بضمن دفعہ ۴ و ۶ جناب مخاطب الامناقب ٹخنی سے نیچے ازار اور ریشمین لباس کی نسبت اس بات کا اظہار کر چکے ہین پر اہل بصیرت کے نزدیک یہہ جسمانی امور بہی داخل دین ہین اور روحانی اصلاح پر مشتمل ہین -

حضرت شاہ ولی اللہ محدث اس امت محمدیہ کے حکیم حجۃ اللہ البالغہ کے صفحہ ۱۸۷ مین حدیث خصال فطرت جو نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۵۲ گذر چکی ہے نقل کر کے فرماتے ہین - یہہ پاکیزہ خصلتین حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منقول ہین اور دست بدست اون سب امتون کو جو سلامتی اور راست روی کی طرف بالطبع مائل ہین پہنچی ہین - اور اونکے دلون کو پلائی گئی جنپر وہ زندگی سے موت تک

هذا الطهارات منقولة عن ابراهيم عليه السلام متداولة في طوائف الامم الحنيفية اشربت في قلوبهم عليها محياهم وبماتهم عصراً بعد عصر - ولذلك سميت بالفطرة - فلا بد لكل ملة من شعائر يعرفون بها ويوطنون عليها انفسهم ويكون طاعتها وعصيانها امراً محسوساً

ہر زمانہ مین قایم رہے ہین - اسیواسطے انکا فطرتی خصلتین نام رکھا گیا ہے - یہی اس دین ابراہیمی کی (جو یکسو و مایل بحق ہے) نشانیان ہین ہر ملت اور مذہب (کی لوگون کو لئے (کیونکہ) نشانیون کا ہونا لازم ہے جنسے وہ پہچانے جائین اور اسکے موافق اونسے معاملہ ہو تاکہ انکا مطیع نہ مذہب نافرمان ہونا ظاہر سہل (کہلا کہلا) نظر آوے -

مترجم کہتا ہے کہلا کہلا مطیع و باغی نظر آنا (باوجودیکہ خدا علیم چیہے پوشیدہ جانتا ہے اور دلی اطاعت و بغاوت کو پہچانتا ہے) اسلئے مقرر کیا کہ خدا کے نائب اور خلیفے جو دنیا مین اسکے احکام جاری کرتے ہین سبھی ہر وقت ہر شخص کے دل کا حال جان نہین سکتے - پس خدا تعالی انکے لئے علامتین نہ ٹہرا دیتا تو اونسے خدا کی خلافت و نیابت کا کام پورا نہوتا -

وانما ينبغي ان يجعل من الشعائر ما كثر وجوده وتكرر وقوعه وكان ظاهراً وفيه فوائد جمة يقبل اذهان الناس استقبولا -

پہر وہ نشانیان ایسی ہونی چاہئے جنکا وجود کثرت سے اور وقوع تکرار سے ہو - اور وہ ظاہر* ہو یہی نظر آسکین اور سادہ نہین بہت خانہ کو معلوم ہون جسکو عامہ خیالات پسند کرین اور بخوبی مان لین

مترجم کہتا ہے اس کثرت اور تکرار اور ظاہر ہونے نشانی کو اسلئے شرط ٹہرایا ہے کہ جو چیز نشانہ نہاد ہوتی ہو وہ علامت کہلانے کے لائق نہین ہوتی اس سے وہ غرض جو نشانی مقرر کرنے سے مقصود ہے (پوری نہین

* ظاہر انظر آنے سے مراد یہ ہے کہ وہ بدن پر ہو نہ فقط دلمین - بدن کی چیزین جب چاہین دیکھ سکتے ہین اور بعض خفی بجز نظر کرنے دل کی نسبت دیکھنے کے اور کسی کی وہان نہین پہنچتے بنا بریں فرقہ باطنیہ کا بہلانا کہ ہمارا گروہ علامات پر منحصر نہین ہے کالاعتراض وارد ہوگا

(25)

وہ حاصل نہیں ہوتی۔ انسانی اگر انسانی ذہنی بالوں کا کام نہیں دیتی۔
مثلاً جس سپاہی کو بدن پر وردی یا چپراس ہو جس نے سر پر کوٹ پگڑی یا مونچھ داڑھی لگا ہوا ہو تو اسکو ناواقف شخص سپاہی یا افیسر کہہ جان سکتا ہے۔

اور اس علامت میں فرق ایسا کا موجود ہونا اسلئے مشروط ہوا ہے کہ عامہ نفوس حقیقت و انجام سے علم و تہذیب و معاشرہ ظاہری فوایہ کی اطلاعت نہیں کرتے ہیں لطف خداوندی کے مقتضیٰ ہوا کہ ان علامات میں فرق ایسا وجود ہو جو ناکہ ان علامات کا مکلف (مامور) غیر ہو سکے

والجملة فی ذلك ان بعض الشعوذ والنابتة من جسد الانسان يفعل فعل الاحداث فی قبض الخاطر ويرجع الانسان فی ذلك الی ما ذكره الاطباء فی الشرى والحكة وغيرهما من الامراض الجلدية انها تحزن القلب وتذهب النشاط۔

خصال فطرت کو علامات اطاعت بنانے کی اجمالی وجوہات یہ ہیں کہ بدن انسانی میں بعض جگہ کو بالوں سے بغیر ہونے طبیعت انسان میں ایسا انقباض پیدا کرتے ہیں جیسے فضلات اول پاخانہ پیشاب کھجلی اور اطباء مدینہ آگاہ کی تفصیل مفاسد ان بالوں پر اطلاع پاتا ہے تو وہ طبیعتوں کی تصریحات کو جو اوپر ہو چکی ہیں بخار وغیرہ جلدی امراض میں کہا ہے کہ وہ سب انقباض و نشاط دماغ سے متعلق ہیں ملاحظہ کریں

مترجم کہتا ہے انقباض یا نشاط جو ان بالوں کو کھینچنے اور کرنے سے پیدا ہوتا ہے اسکا اثر ہر کسی کو اگرچہ علم طب نہ کہتا ہو مشاہدہ میں آتا ہے کہ بغلوں میں اکثر پسینہ رہتا ہے اور بالوں کے سبب سے جلد خشک نہیں ہوتا۔ اور ساتھ اسکے بدن کی میل کا بھی وہاں اجتماع ہوتا ہے۔ اس حسن اتفاقی سے بغلوں میں ایسا تعفن پیدا ہوتا ہے کہ بغل کو چھوڑ کر اسکے ہم نشین کے روح کو بھی منقبض کر ڈالتا ہے۔ اسی نظر سے انبیاء (روحانی اطباء) نے بغلوں کے بال اور کانکھ دین میں داخل کیا ہے۔ اور ہمیں اس انقباض کے ازالہ سے روحانی اصلاح کو مدنظر رکھنا ہے۔

اس حکم کو دین سے خارج کرنا بڑا اور اس تعلیم کو جسمانی بتلانے والے انصاف سے عہدہ کریں

اور غور کے بعد فرماوین کہ یہہ انقباض و انبساط روحانی صفہ ہے یا جسمانی اور اس حکم مین فقط جسمانی تعلیم ہے یا روحانی اصلاح کے بہی اسمین رعایت ہے

نکتہ لطیفہ

جسمانی اصلاح مین روحانی اصلاح کے متحقق ہونے کا سر یہہ ہے کہ روح انسانی کو جبتک جسم سے تعلق ہے وہ اپنی کمالات و اوصاف کے اکتساب مین جسم کی محتاج ہے اور جسم اون اوصاف مین اسکا واسطہ فی الثبوت ہے اولاً تو اس معنے کر کہ جس روحانی صفت سے جسم موصوف ہوتا ہے وہ درحقیقت روح ہی کی صفت ہے اور جسم اس توسط مین سفیر محض ہے جیسے کپڑے رنگنے کے آلات کپڑے کو سرخ کر دیتے ہین اور خود رنگین نہین ہو جاتے۔ اسکو کوئی نمانے تو اس معنے کر اسکا واسطہ ہونا تسلیم کرلے کہ جو ایسی صفت جسم مین پائی جاتی ہے وہ جسم اور روح دونون کے لئے ہوتی ہے۔ جیسے قفل کہولنے والیکے ہاتہہ کہ آپ بہی حرکت کرتے ہین اور تالی کو بہی ہلاتے ہین۔

بناءً علیہ تا بقاء اس توسط و تعلق جسم کے روح بلا واسطہ جسم کسے صفت کے محل نہین ہو سکتے اور نہ اون صفات سے جنمین جسم اسکا واسطہ ہے وہ خالی ہے ✣

عوام فہم تمثیلات

جسم کا چوٹ کہانا دکہہ اوٹہانا روح کا چوٹ کہانا دکہہ اوٹہانا ہے جسم کا تر و تازہ و خوش ہونا روح کا خوش و خورم ہونا ہے۔ جسم کا پاک ہونا روح کی پاکی ہے۔ جسم کا نجس و خبیث ہونا روح کی خباثت اور ان صفات کا اثر روح کو ضرور پہنچتا ہے۔ پس جو لوگ جسمانی احکام کو روحانی احکام سے مخالف سمجہتے ہین اور جسمانی تربیت و اصلاح کو روحانی نہین جانتے وہ روح اور جسم کی حقیقت اور انکے آپس کی نسبت سے بیخبر ہین ✣

باقی آئندہ

✣ منطقیونکی اصطلاح مین اس معنے کر واسطہ کو واسطہ فی الثبوت بمعنے اول کہتے ہین۔ اور دوسرے معنے کے راہ سے واسطہ فی الثبوت بمعنے ثانی ۱۲ حاشیہ

یہہ رسالہ نومبر مین چہپا

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

[illegible] اور یہی ایک کافی دلیل اس امر کی ہو کہ کون سچے پیغمبر نے [illegible] تعلیم دی
[illegible] اور سیکولر ہیومنزم اور وہی فارق نہیں ہے جو ہم دیکھتے ہیں

[illegible] صاحب نے [illegible] اور [illegible] کرنے پر یہ [illegible]
[illegible] تو ہیں اور انبیا کہ خدا داد
[illegible] کی روشنی میں عظیم انسان کی قدرتِ کاملہ دیکھتے ہیں اور خدا تو وہ چیز ہی ہے جسے خود چھو
[illegible] اور زمین کی تہ میں اور آسمان کی اونچائی میں دیکھا جاتا ہے جہاں کبھی نگاہ میں
[illegible] پہ فرقہ محمدی [illegible] کو خصوصاً جو خلاف شاہد و نبیا ہیں کیونکر یہ [illegible]
[illegible] صاحب کو شہادات پر غور کرو جو فی زمانہ ناظرین نیچر کے چہرہ میں ہیں اپنے مذہب ان
کو اور بھی ثابت کیا ہے اور خود ہی مذہب کی تعریف کرتے ہیں۔

انسان کا کسی قوت کو موضوع معرفت اور جذبہ نعمت کر کے اپنا معبود ٹھہرانا خواہ وہ قوت بیچون و بیگمان
اور علت العلل ہو یا اسکی طاقت کا اظہار خواہ عجائب و غرائب عناصری یا سماوی یا حیوانی یا
نباتاتی ہو یا خواہ نخواہ اسکا خیالی وجود یا بزرگوں کی ارواحیں۔ اور تجربہ ہی ہیں امر طبعی کی
تعریف کر کے خود ہی فرمایا ہے اگر یہ بات ثابت ہو کہ تمام انسان کچھ نہ کچھ مذہب ہی رکھتے تھے تو ضرور
تسلیم کرنا پڑیگا کہ مذہب ہی نسانکا امر طبعی ہے۔ اسکے ثبوت کے لئے آپنے تین **اقوام** پیش
کئے ہیں۔ **اول** وہ وحشی قومیں جو صفحہ دنیا سے نیست و نابود ہو گئیں اور اس قوم کے
وجود پر زمین سے دبے ہوئے نشانیوں سے لگا کہ یہاں تہذیب تھی یا ہے **دوم** وہ مہذب قومیں جو گذر
گئیں اور انکے وجود پر تواریخ کو دلیل بنایا ہے **سوم** وہ وحشی قومیں جو اس وقت امریکہ کے
جنگلوں اور افریقہ کے کناروں اور اوشیانیہ کے جزیروں میں پائی جاتی ہیں انکے مذہب کا ثبوت
محض مشاہدہ پر منحصر رکھا۔ اور نتیجہ یہ فرمایا۔ پس ان تمام دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام انسان
کچھ نہ کچھ مذہب رکھتے تھے +

دیکھئے یہ صاحب نے شہادات مخلوقات اور اس سے نتایج نکالنے میں کیسی غلطی کھائی ہے +

ہم امریکہ کے جنگلون اور افریقہ کے کنارون اور اوشینیا کے جزایر کا پیچھے سیر کرینگے پہلے اپنے ہی گہر مین اس
نیم وحشی فرقہ پر آنکھ جماتی ہین تو سینکڑون ہزارون بلکہ لاکہون آدمی ایسے دیکہتے ہین جو
کسی قوت کو جذب منفعت اور دفعہ مضرت کے لئے اپنا معبود نہین سمجھتے بلکہ تمام طاقتون کو
جنمین دفعہ مضرت یا جذب منفعت کے خواص ہون بحالت خود مجبور سمجھتے ہین - اور اس
مجبوری کو ازلی و ابدی خیال کرتے ہین اور اُن طاقتون کی تاثیر کو اپنی عقل سے اپنے منشار
کی تابع بنا سکتے ہین جیسے آگ کا جلانا اور آفتاب کا فایدہ پہنچانا - وعلی ہذا القیاس +

جب مہذب اقوام یورپ کو دیکہتے ہین تو اُس فرقہ کا وجود کثرت سے پاتے ہین - امریکہ کے جنگل افریقہ
کے کنارے اور اوشینیا کے جزایر بھی ایسے آدمیون سے خالی نہین - تواریخ کو دیکہو تو دہریہ اور لامذہب
فرقون کا ذکر بھی ساتھ ساتھ پڑہو گے - اون وحشی قومون کے مذہب دریافت کرنیکے لئے جو صفحہ
ہستی سے معدوم ہوگئین صرف دبے ہوئے نشانیون کو پاکر یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ سبکے سب اقوام
کچھ نہ کچھ مذہب رکہتی تہین کیسا غلط نتیجہ ہے - کیا اُن اقوام کے وجود کو جنھون نے کوئی معبود قرار
نہ دیا تھا اور نہ کوئی اُسکے لئے نشانی بنائی تھی اس نشانی کا پایا جانا مٹا سکتا ہے - ہرگز نہین
جو صحیح نتیجہ نکلتا ہے وہ اسی قدر ہے کہ اُن وحشی اقوام مین ایسے انسان بھی ہو گذرے ہین کہ
جنہون نے کسی قوت کو اپنا معبود قرار دیا تھا اور اُسکے لئے نشانی بنائی - نہ یہ کہ سبکے سب ایسے ہی تھے
اس بیان سے ثابت ہوا کہ سید صاحب کا یہ مشاہدہ خلاف واقع و خطا ہے اور جس نیچر پر وہ لگایا
گیا ہے وہ بھی پورا رہنما نہین ہے + اور وہ نیچر نہین ہے جسکو خدا نے دین کہا ہے یا انبیاء نے اُس
سے رستہ لیا ہے وہ نیچر جسکو دین کہا جاوے اور اُس پر لا تبدیل لخلق اللہ صادق آوے اور ہے
جسکو اللہ تعالی دین بتاتا ہے یا اُس کا رسول وحی یا الہام سے پہچانتا ہے +

اب مین اس مضمون کو اس فقرہ پر ختم کرتا ہون کہ سید صاحب کے مشاہدات مین غور کرنے سے
معلوم ہوا کہ خدا تعالی کا نیچر اور ہے سید صاحب کا نیچر اور - **راقم مرزا مبارک بیگ** سب اور سیر نظر
اس مضمون لطف مشحون کا خلاصہ ہے جو بدفعات ذیل پیش ہوتا ہے +

(۱) سید احمد خان صاحب نے مشاہدہ نیچر سے یہ خیال کیا کہ آدم علیہ السلام سے لیکر محمد رسول اللہ صلعم تک انبیاء نے جو کچھ کہا یا سمجھا اور اسکو خدا کی طرف نسبت کیا وہ اسی غور و مشاہدہ نیچر کا نتیجہ ہے اور اُن کے وحی یا الہام کرانے سوا ہی کچھ حقیقت نہیں ہے +

(۲) انبیاء علیہ جو باتیں انبیاء کی اپنے خیال میں خلاف نیچر معلوم ہوئی اپنے اسکی نفی کی یا اپنے موافق اسمیں تاویل کی +

(۳) یہ خیالات سید احمد خان صاحب کے پرانے فلسفیوں کے خیالات ہیں اپنے ذاتی نہیں +

(۴) ان خیالات میں سے بعض خیالات غلط بھی ہیں چنانچہ تہذیب الاخلاق اس پر گواہ ہے +

(۵) پس ہمکو غلط و صحیح خیال میں تمیز کرنیوالی دلیل کے تلاش کرنیکی ضرورت ہوئی -

(۶) اگر ہم اپنے مشاہدات و نیچر پر کو دلیل ٹھیرادیں تو ناممکن ہے کہ نیچر یہ و مشاہدہ دلیل ہو سکتا تو حکماء متقدمین و متاخرین میں سے کونسا فلسفی کیوں پیچھا ہٹتا جسکو تہذیب الاخلاق نے ثابت کیا +

(۷) مشاہدہ اگر دلیل ہو سکتا ہے تو خدا کا مشاہدہ ہو سکتا ہے جسنے نیچر کو بنایا یا رسولوں کا مشاہدہ بلکہ خدا نے اپنے نیچر پر بوحی و الہام جو وسائل مشاہدہ حکماء سے علاوہ چیز ہے مطلع کیا یہی وجہ ہے کہ ان میں باہم اختلاف نہیں +

(۸) منجملہ مشاہدات حکماء ایک سید صاحب کے مشاہدہ میں ہمنے طور کی تو اسکو سخت غلط پایا - ایسا ہی اور دو نیچر مشاہدات کا حال ہے +

ان دفعات سے ہر ایک دفعہ اشاعۃ السنۃ کی موید ہے اور خلاصہ سب دفعات کا یہ ہے کہ جسنے نیچر یا مشاہدہ کو سید احمد خان صاحب دین سمجھ بیٹھے ہیں وہ ایسا نہیں جسکو دین کہا جاوے اور نہ ہم بدیل لخلق اللہ اس پر صادق آوے - اڈیٹر اشاعۃ السنۃ

شکایت و امید

مضمون مذکور کو رقم ایک منشی صاحب ہیں جنھوں نے منشی ہو کر ایسا فاضلانہ مضمون لکھا ہے اس پر چہ کو ناظرین بڑے بڑے علماء فضلاء جامع معقول و منقول پشاور - لاہور - امرتسر بودیانا

کپورتھلہ - دہلی - مرادآباد - کانپور - لکھنؤ - اعظم گڈھ - بنارس - عظیم آباد پٹنہ - کلکتہ -
ڈھاکہ - جبل پور - حیدرآباد - مدراس - ملبار - وغیرہ بلاد کے اعیان و اراکین نے کبھی ایک سطر کا
مضمون اشاعۃ السنۃ کی تائید مین مرحمت نہین فرمایا +

ادہر تہذیب الاخلاق کو دیکھو کہ اسمین جناب سید خان صاحب کے مضامین اقل قلیل ہوتی ہین اکثر مضامین
انکے احباب و انصار ہی کے ہوتے ہین +

ہم امید کرتے ہین کہ ہماری احباب ہماری اس شکایت کا ازالہ فرماوینگے - اور آیندہ معاونین تہذیب الاخلاق
کیطرح مضامین کے ارسال مین جتنون کو متوجہ کرینگے - لیکن یہ ملحوظ خاطر رہے کہ اپنی تحریرون
مین فقط علمی اور مطلب کی بات کیطرف توجہ فرماوین - حضرات مخاطبین کے مطاعن و تبلر بازیونکے
جواب سے تعرض نکرین - مدت سے حواریین جناب سید احمد خان صاحب نے اخبار سفیر ہند امرتسر
مورچہ لگا رکہا ہے وہان سے ہمیشہ مطاعن اور گالیونکے فیر ہوتے رہتے ہین - ان گالیونکے جواب
مین ہماری بعض احباب نے اپنی تحریرین بغرض اندراج رسالہ ارسال فرمائی ہین - ولیکن ان تحریرات
کا اشاعۃ السنہ مین درج کرنا اور بدگوئی کا جواب بدگوئی سے دینا ہماری اصول عادت طبعی کے خلاف
ہے اس بات کی ثبوت مین ہم اسی سفیر ہند کی شہادت پیش کرتے ہین اور وہی الفاظ جنکو
اڈیٹر سفیر ہند از راہ انصاف و دیانت ہماری صبر و تہذیب کی نسبت زیب رقم فرما چکے
ہین جنمین وہ ہمکو گویا تہذیب و صبر کا سرٹیفکٹ دے چکے ہین پیش کرنا کافی خیال کرتے ہین +

ضمیمہ اخبار سفیر ہند نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۰ نومبر ۷۷ء مین آپ فرماتے ہین - ضروری اعلان مولوی ابو محمد
حبیب اللہ پشاوری مقیمی امرتسر کے مضمون مشتہرہ تتمہ دوم سفیر ہندوستان مطبوعہ بست و ہفتم ماہ
گذشتہ کے جواب مین ہماری پاس مضمون بعنوان سپاس نامہ بجواب سبا نامہ مرقومہ مولوی ابو سعید
محمد حسین لاہوری آگیا ہے مگر قلت جگہ کے سبب اس پرچہ مین درج نہین ہوا انشاء اللہ تعالے
آیندہ شایع ہوگا ہم امید کرتے ہین کہ ہماری واجب التعظیم مولانا حبیب اللہ صاحب انصاف کرینگے
کہ مہذبانہ جواب ایسے ہوتے ہین +

پھر تتمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۷ اکتوبر ۱۸۷۷ء مین سپاس نامہ درج فرماکر تحریر فرماتی ہین اگر ہم موحدین کی قابل شایع ہونیکی مضامین چھاپتی ہین تو فریق ثانی کی ناقابل (بلحاظ تہذیب) شایع ہونے سے انکار نہین کرتی +

المختصر - موحدین اپنی خیالات کی اظہار مین بدزبانی اور بدتہذیبی کو کام مین نہین لاتی - بلکہ بڑی خوشی سی صبر اور شکر کرتی ہین - وہو ظاہر +

پھر تتمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۴ نومبر ۱۸۷۷ء مین تحریر فرماتے ہین - ہم بے مبالغہ کہتی ہین کہ ہمارے حضرت مولانا جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کا جو کمال درجہ کی حلیم بردبار - صابر - عالم - فاضل ہین خوب انداز ہی اور نہایت پسندیدہ ڈہنگ ہی کہ خود بخود کسی سی نہین اولجھتی - اور بیفایدہ جھگڑون کیطرف مطلق قصد نہین کرتی +

ناظرین تدین اور امانت سی خود اس امر کی تصدیق کر سکتی ہین کہ فریقین سی کسکی تحریر شایان شان علماء نہین ہوتی - اور کون سبا بنامہ کی جواب مین سپاس نامہ لکھتی ہین

ان عبارات و شہادات کی نقل کرنی سی ایک غرض ہماری یہ ہی کہ ہماری احباب ہماری عادت کو خیال مین لاکر ان تحریرات مذکورہ کے درج نہونی پر آشفتہ خاطر نہون اور آیندہ بدگوئی کی جواب قلم مین نہ لاوین - غرض دوم یہ کہ ہمارے پرانے دوست اڈیٹر اخبار سفیر ہند اپنی مضامین بالا کو یاد فرماکر اون تبرائی مضامین بھیجنی والون کو یہ سمجھاوین کہ مولف اشاعۃ السنۃ کا صبر و حلم تمہاری بدگوئی پر غالب آئیگا - اور بدگوئی سی میدان تمہاری ہاتھ کبھی نہ آویگا بدگوئی کا گولہ اور بارود جلد تمام ہوتا ہی - خصوصاً اس حالت مین کہ فریق ثانی حلم و صبر کی آڑ مین پناہ لیتا ہی - تم یہ طرز مبارزت چھوڑ دو - علمی بات کوئی آتی ہو تو اسکو پیش کرو +

اور اگر وہ اڈیٹر صاحب کی نصیحت کو نہ مانین تو اڈیٹر صاحب انکی ایسی تحریرون کو درج اخبار نہ فرماوین ایسا نہ ہو کہ وہ اخبار مین متناقض و مختلف البیان خیال کئی جاوین +

مولف